# فرقہ واریت کا تصور: قرآنی نصوص کی روشنی میں

# *Concept of Schism in the Light of Quranic Rulings*

محمد انیس خان[i] ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری[ii]


## *Abstract*

*This paper contains the current anarchy and schism in Muslim countries. As we all know that every religion gives much focus on peace but today especially Muslims countries are facing that issue. However, the central text of Islam, the Qur'an, enact that Muslims are not to be divided into divisions or sects but rather united under a common goal of faith in one God and acceptance of Muhammad as the prophet of Allah; failure to do has been viewed as a sin by God and thus forbidden. The Qur'an also ordains that the followers of Islam need to "obey Allah and obey the Messenger (i.e., Prophet Muhammad)." The Qur'an emphasized the importance of keeping the commandments mentioned in the Qur'an by Allah and following all the teachings of Muhammad, and pronounces everyone who agrees as a "Muslim" and a part of the "best of communities brought forth from mankind".*


**Key Word:** Quran,Messenger,Muslim,Schism

فرقہ واریت اگرچہ دور حاضر کا ایک نعرہ اور ایک اصطلاح ضرور ہے لیکن اس کے دامن میں پرورش پانے والے مہلک افکار اور ناپاک جذبات نئے نہیں ہیں اور اقوام و ملل کی صفحات تاریخ میں بکھری ہوئی ہلاکت آفرینیاں بالعموم اسی جذبہ برتری و تفوق کا ہولناک نتیجہ ہیں کیونکہ جس طرح انفرادی زندگی میں "انانیت" تمام اخلاقی عیوب بغض، حسد، رشک، زورآوری اور جاہ طلبی

[i] پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اسلامک اینڈ ریلجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ
[ii] اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامک اینڈ ریلجیس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

وغیرہ کا سرچشمہ ہوتی ہیں۔ بعینہ اسی طرح یہی انانیت جب اجتماعی زندگی میں داخل ہوتی ہے تو فرقہ واریت کا روپ دھار کر ایک خاندان کو دوسرے خاندان سے، ایک نسل کو دوسری نسل سے، ایک قبیلے کو دوسرے قبیلے سے، ایک قوم کو دوسری قوم سے، ایک وطن کو دوسرے وطن سے، ایک تہذیب و تمدن کو دوسری تہذیب و تمدن سے اور ایک معاشرت کو دوسری معاشرت سے ٹکرا دیتی ہے جس کا عنوان جوش آفریں ہوتا ہے مگر نتیجہ ہوش ربا! اس سانپ کی رنگا رنگیاں نظر فریب ضرور ہوتی ہیں لیکن زہر آمیز! لہٰذا نہ تو محض فروعی اختلافات پر کسی کو کافر قرار دینا جائز ہے اور نہ کسی مسلمان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو ذاتی عناد کی بنا پر مرتد یا خارج از اسلام قرار دے اور کافر کافر کی رٹ لگا دے، اس لئے موجودہ دہشت گردی کے تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ہم دین اسلام کا وہ فلسفہ پیش کریں جو آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ نے پیش کیا تھا۔ آپ ﷺ نے نسلی، مالی، قانونی، قبائلی، وطنی، سیاسی اور تنظیمی خود ساختہ حد بندیوں اور فرقہ واریت کو توڑ کر انسانی اخوت اور بین الاقوامیت کا فلسفہ پیش کیا اور سارے عرب کو ایک فلیٹ فارم پر جمع کیا۔

**فرقہ واریت کی لغوی معانی**

اُردو فارسی لغت کے مطابق لفظ فرقہ گروہ، جماعت یا دھڑے بندی کرنے والے کے معانی میں استعمال ہوا ہے [1]۔ دوسری طرف اُردو لغت میں یہ لفظ مزید تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے، جس کے مطابق لفظ فرقہ بندی جماعت بنانا، کسی گروہ کی تنظیم، جب کہ لفظ "فرقہ واریت" تعصب اور تنگ نظری، اپنے مذہب یا گروہ کی طرف داری اور دوسروں کی مخالفت، کی معانی میں استعمال ہوا ہے۔ [2]

قانونی لغت میں لفظ فرقہ واریت کے لئے لفظ "Schism" استعمال ہوا ہے جس کے معانی یونین کی دو حصوں میں ایسی تقسیم جس کے نتیجے میں ایک حصہ یونین کو چھوڑ دے، کلیسائی قانون میں، کسی چرچ یا عیسائیوں کے ایک ہی فرقے کی تقسیم یا علیحدگی جو عقیدے، نظریئے، مذہبی آرا یا کلیسائی اختیار کے استرداد کی وجہ سے پیدا ہو، Schism کہلاتا ہے [3]۔

انگریزی لغت "Oxford" کے مطابق بھی یہ لفظ "Schism" اختلاف رائے یا اُصول وغیرہ کی بناپر جماعت بندی کرنا، ایک الگ گروہ بنانے کی معانی میں استعمال ہوا ہے[4]۔

### فرقہ واریت کی اصطلاحی معانی

اختلاف ایک فطری عمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے طبائع اور اذہان میں ایک دوسرے سے فرق رکھا ہے۔ مسلمانوں میں سیاسی اور عقائد کے معاملات پر اختلافات ہوئے ہیں لیکن ہر اختلاف سے فرقہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اختلاف رائے نہ ہونے سے اُمت میں جامدیت پیدا ہوجاتی ہے۔ مسلمانوں کے دینی اختلافات کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1. اصولی اختلافات، یعنی امامت وخلافت کے مسئلے پر اختلاف (اہل سنت اور شیعہ)
2. ہنگامی اختلافات، عقائد کے مسئلے پر چند نقطہ نگاہ رکھنے والے مسالک جو اب موجود نہیں (جبریہ، قدریہ وغیرہ)
3. فقہی اختلافات، فروعی مسائل پر فقہی مسالک مثلاً اہل سنت میں آئمہ اربعہ وغیرہ
4. سیاسی اور قبائلی اختلافات، ابتدا میں اس کی تعداد کم تھی پھر بعد کے ادوار میں کثرت کا تاثر پیدا ہوگیا[5]۔

### فرقہ واریت قرآن کی نظر میں

فرقہ واریت کے عنوان کو ہم قرآن کی روسے چند ذیلی عنوانات میں تقسیم کرسکتے ہیں:

1. فرقہ واریت
2. مذہبی پیشوائیت کے جنون کا پس منظر
3. مذہبی اختلافات کی ابتدا کی وجہ
4. دین کو مختلف مذاہب میں بانٹ دیا جانا
5. گمراہ عقائد کی جماعتوں کا حشر روز قیامت
6. فرقہ بندی اللہ کا عذاب
7. مساجد کا فرقہ واریت کے لئے استعمال

8. فرقہ بندی اور نصاریٰ

## 1. فرقہ واریت

دین اسلام فرقہ واریت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے:

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ [6]

"یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود و نصاریٰ کے سوا اور کوئی نہ جائے گا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہو تو کوئی دلیل تو پیش کرو)۔"

اسی طرح فرقہ واریت کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ [7]

"یہود کہتے ہیں کہ نصرانی حق پر نہیں اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں، حالانکہ یہ سب لوگ تورات پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ان ہی جیسی بات بے علم بھی کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کردے گا۔"

فرقہ واریت کو ختم کرنے کے لئے قرآن میں ایک آسان مثال سے سمجھایا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ [8]

"اے اہل کتاب! تم ابراہیم کی بابت کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات و انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئیں، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے؟"

لہٰذا قرآن کے اُصولوں پر کاربند رہنے سے ہی فرقہ واریت ختم ہو سکتی ہے۔ جہاں پر ان اُصولوں سے روگردانی ہو جاتی ہے تو وہاں پر اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے درمیان فرقہ واریت کو جنم دیتا ہے جو ایک امتحان ہے۔

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ [9]

"اور جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد وپیمان لیا، انہوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جو انہیں نصیحت کی گئی تھی، تو ہم نے بھی ان کے آپس میں بغض وعداوت ڈال دی جو تا قیامت رہے گی اور جو کچھ یہ کرتے تھے عنقریب اللہ تعالیٰ انہیں سب بتادے گا۔"

## 2. مذہبی پیشوائیت (اجارہ داری) کے جنون کا پس منظر

قرآن کی رو سے لوگوں میں مذہبی اختلافات کی ابتدا کتب سماویہ کے معنی اور تفاسیر میں اختلاف اور ان کے متن میں تحریف کی وجہ سے ہوئی ورنہ پہلے لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ [10]

"دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں، تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے۔ اور صرف ان ہی لوگوں نے جنھیں کتاب دی گئی تھی، اپنے پاس دلائل آچکنے کے بعد آپس کے بغض وعناد کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا اس لئے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیئت سے رہبری کی اور اللہ جس کو چاہے سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔"

## 3. مذہبی اختلافات کی ابتدا کی وجہ

مذہبی اختلافات ہر دور میں پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں۔ قرآن کی رو سے مذہبی اختلافات کے ابتدا کی ایک بڑی وجہ آپس کی ضد قرار دے دی گئی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ [11]

"اور ان کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں تو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد سے کیا بے شک تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا۔"

## 4. دین کو مختلف مذاہب میں بانٹ دیا جانا

قرآن کے رو سے آپس کی ضد کی وجہ سے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو مختلف مذاہب میں بانٹ لیا گیا اور ہر فرقہ اپنے اعتقاد پر خوش فہمی میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ [12]

"پھر انہوں نے خود (ہی) اپنے امر (دین) کے آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیئے، ہر گروہ جو کچھ اس کے پاس ہے اسی پر اترا رہا ہے۔"

دین میں فرقہ بندی اور اختلافات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ روز قیامت خود کرے گا نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ [13]

"آپ کا رب ان (سب) کے درمیان ان (تمام) باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں کیونکہ قیامت کے دن ہر امت کے منکرین کی جماعت بندی کی جائے گی۔"

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّن يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ [14]

"اور جس روز ہم ہر امت میں سے اس گروہ کو جمع کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے تو سب کے سب الگ کر دیئے جائیں گے۔"

اسی طرح دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کو گونگوں، بہروں اور اندھوں کی مانند قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کا بیان ہے:

إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ [15]

"بیشک آپ نہ مردوں کو سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہیں، جبکہ وہ پیٹھ پھیرے رو گرداں جا رہے ہوں۔"

## 5. گمراہ عقائد کی جماعتوں کا حشر روز قیامت میں

قیامت کے دن گمراہ عقائد کی جماعتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کا انجام

بہت بُرا ہو گا۔ قرآن میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت الفاظ میں ان جماعتوں کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اور ان کا آخری ٹھکانہ جہنم قرار دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مقام پر ارشاد ہے:

قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ [16]

"اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو فرقے تم سے پہلے گزر چکے ہیں جنات میں سے بھی اور آدمیوں میں سے بھی، ان کے ساتھ تم بھی دوزخ میں جاؤ۔ جس وقت بھی کوئی جماعت داخل ہو گی اپنی دوسری جماعت کو لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جائیں گے تو پچھلے لوگ پہلے لوگوں کی نسبت کہیں گے کہ ہمارے پروردگار ہم کو ان لوگوں نے گمراہ کیا تھا سو ان کو دوزخ کا عذاب دوگنا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ سب ہی کا دوگنا ہے، لیکن تم کو خبر نہیں۔"

### 6. فرقہ بندی اللہ کا عذاب

قرآن میں غور کرنے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ فرقہ بندی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ [17]

"آپ کہیے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو آپس میں بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے۔ آپ دیکھیے تو سہی ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں۔"

### 7. مساجد کا فرقہ واریت کے لئے استعمال

موجودہ دور میں ہماری یہ بھی بد قسمتی ہے کہ بعض جگہ مساجد کی تقسیم فرقہ وارانہ بنیادوں پر کی جاتی ہے جب کہ قرآنی تعلیمات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مساجد کو فرقہ واریت کے لئیے استعمال نہ کیا جائے کیونکہ دین اسلام مکمل طور برابری اور امن کا درس دیتا ہے اور مذہب اس طرح

کی فرقہ واریت کے مکمل خلاف ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ [18]

"اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کئے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے اس میں جانا چاہیئے،ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔"

## خلاصہ بحث

انسانیت کا مدار محض ظاہری بدن اور مادی اشیا پر نہیں بلکہ روح اور باطن بھی انسانی وجود کا حصہ ہیں اس لیے محض مادی وسائل ہی ہمارے سامنے نہ رہنے چاہئیں بلکہ روحانی اسباب بھی پیش نظر رہیں۔ ہمیں بدن کے ساتھ ساتھ روح سے چارہ کار نہیں اس لیے کہ جہاں ہمیں اسباب ظاہری کی طرف توجہ کرنی پڑے گی وہیں اس سے کہیں زیادہ اسباب باطنی کی طرف بھی جھکنا ہوگا اور جیسے ہم دنیا میں رہتے ہوئے روح سے قطع تعلق کرکے محض بدن پر قناعت کرکے زندہ نہیں رہ سکتے ایسے ہی ہم ان روحانی اسباب سے منقطع ہو کر محض مادی اسباب پر بھروسہ کرکے نہیں بیٹھ سکتے۔ لہٰذا جہاں ہمیں مادی قوانین درکار ہوں گے، وہیں ہمارے لیے اخلاقیت بھی ناگزیر ہوگی۔ قانونِ محض (جس میں اخلاقیت اور روحانیت نہ ہو) دنیا کے لیے کبھی بھی نجات اور پائیدار امن وسکون کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ مادہ سے زیادہ روح کی ضرورت ہے کیونکہ روح کے بغیر تو مادی ڈھانچے کا بقا ممکن ہی نہیں لیکن مادی ڈھانچوں کے بغیر روح کا قیام ممکن ہے جیسا کہ دنیا کی تمام ملتیں اسے مانتی ہیں اور اس پر عقلی اور نقلی دلائل قائم ہیں۔اور روح وروحانیت کا سرچشمہ ذات بابرکات خداوندی ہے اس لیے دنیا میں زندگی بسر کرنے کے سلسلے میں خدا سے منقطع ہو کر اور اس کے اٹل فطری قانون سے بے تعلق رہ کر امن وسکون کی زندگی بسر کرنے کا خیال جنون سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

## حواشی وحوالہ جات

1 مقبول بیگ بدخشانی، فیروز اللغات، فارسی اُردو: ۷۷۷، فیروز سنز لمیٹڈ، لاہور، کراچی، راولپنڈی، بار اول، ۲۰۰۴ء

2 مولوی فیروزالدین، فیروز اللغات، اردو جامع: ۸۶۹ فیروز سنز لمیٹڈ، پشاور، راولپنڈی، لاہور، حیدرآباد، کراچی، اشاعت، ۱۹۶۴ء

3 قانونی انگریزی اُردو لغت: ۱۶۷۱، ناشر، پروفیسر فتح محمد ملک، مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، پطرس بخاری روڈ ایچ ۸-۴، اسلام آباد، طبع دوم، ۲۰۰۸ء

4 The new Oxford encyclopedic dictionary ,published by Bay Books pty Ltd,61-69 Anzac parade, Kensington, Sydney ,in collaboration with Oxford University Press, Walton Street ,Oxford,1976,Vol,3,page,1519..

5 سید قاسم محمود، اسلامی انسائیکلو پیڈیا: ۱۱۵۷، شاہکار بک فاونڈیشن بی، ۴۳۷-۱۱-اے-شمالی کراچی، اشاعت، ۱۹۵۱ء

6 البقرۃ ۲: ۱۱۱

7 البقرۃ ۲: ۱۱۳

8 ال عمران ۳: ۶۵

9 المائدۃ ۵: ۱۴

10 البقرۃ ۲: ۲۱۳

11 الجاثیہ ۴۵: ۱۷

12 المومنون ۲۳: ۵۳

13 السجدۃ ۳۲: ۲۵

14 النمل ۲۷: ۸۳

15 النمل ۲۷: ۸۰

16 الاعراف ۷: ۳۸

17 الانعام ۶: ۶۵

18 البقرۃ ۲: ۱۱۴